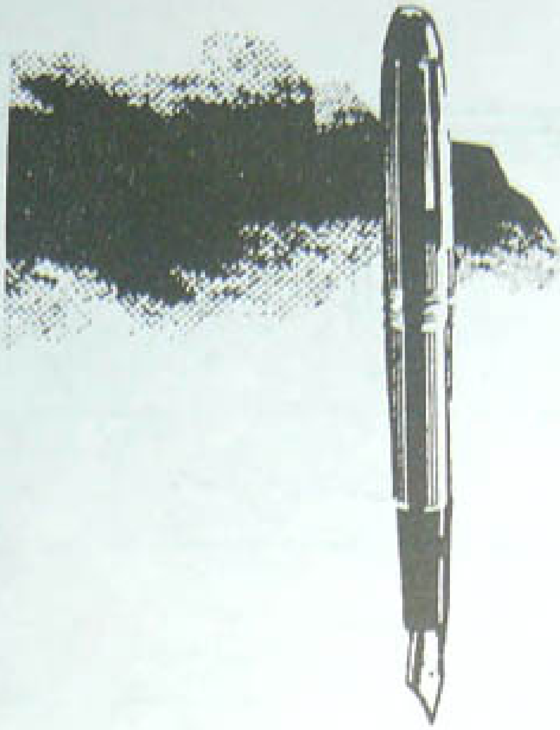

اداریہ

اتحاد و اقتدار امت اسلامی

''اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ ''(سورہ انبیاء آیت ۹۲)

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر امت اسلامیہ پیغمبر عظیم الشان حضرت محمدؐ پر وحی کی صورت میں نازل ہونے والے احکام خداوندی وارشادات الٰہی کی پیروی نہ کرے گی تو اسے اقتدار ہرگز نہ حاصل ہوگا کیونکہ احکام الٰہی پوری دنیائے بشریت بالخصوص اسلامی معاشرہ کے لئے مشعل راہ ہدایت اور ظلم وجور ،مکر وفریب اور لوٹ کھسوٹ کی تاریکی میں لپٹی ہوئی اس دنیا میں نور ہدایت خداوندی کا سہارا لئے بغیر منزل مقصود تک پہنچنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ امت اسلامیہ کے سیاسی اقتدار کی ترقی کیلئے مسلم ممالک اور حکومتوں کے درمیان باہمی تعلقات کا ہونا لازمی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بخوبی واقف و آشنا رہیں اور باہمی ومشترکہ مفاد ومصالح کو حاصل کرنے کے لئے آگے قدم بڑھاسکیں۔ پس مسلمان ممالک کی حکومتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھے ' قریبی اور گہرے تعلقات قائم رکھیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ فروغ دیں تاکہ ان ملکوں کے درمیان تعمیری تعاون وہم آہنگی کی زمین ہموار رہے۔ مسلم ممالک کے مختلف النوع اجلاس واجتماعات کا اہم اور بنیادی مقصد باہمی شناخت اور لازمی تعاون وہم آہنگیوں کو فروغ دینا ہے تاکہ سیاسی 'ثقافتی ' اقتصادی اور سماجی شعبوں میں متحدہ اور مشترکہ فیصلے کئے جاسکیں۔

موجودہ دنیا میں روز افزوں ثقافتی ' سیاسی ' سماجی ' اقتصادی اور فوجی مکاریوں نیز دنیا کے مختلف ملکوں کے درمیان معاہدوں اور نئی نئی تنظیموں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مسلمان ملکوں کے لئے بھی یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے درمیان اتحاد وتعاون کو بڑھاوا دینے کے لئے مختلف النوع اجلاسوں کی تشکیل کا اہتمام کریں تاکہ ایک دوسرے کے معاملات ومسائل سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے لازمی شعبوں میں باہمی تعاون سے کام لے سکیں۔ واضح رہے کہ اسلامی کانفرنس تنظیم کی تشکیل مسلمان ملکوں کے درمیان مذاکرہ وگفتگو اور باہمی اجلاس واجتماع کی ضرورت کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ووسیلہ ہے اور یہ تنظیم ملت اسلامیہ عالم اور مسلمان حکومتوں کے درمیان اتحاد وتعاون کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات انجام دیتی رہی ہے۔

جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اسلامی کانفرنس تنظیم سے وابستہ مسلم ممالک کے سربراہوں اور رہنماؤں کا آٹھواں اجلاس تہران میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شریک مسلم ممالک کے سربراہوں اور حاکموں نے متفقہ طور پر یہ اعتراف کیا ہے کہ اس تنظیم کے گزشتہ اجلاسوں کے مقابلے میں تہران کا حالیہ اجلاس سب سے زیادہ مفید و کارآمد اور کامیاب رہا۔ مختلف النوع ثقافتی، سیاسی، اقتصادی اور دیگر کمیٹیوں کی موجودگی اور ان کمیٹیوں کی تعمیری کوششوں سے حاصل ہونے والے مفید نتائج نے اجلاس کی کامیابی میں چار چاند لگا دیے۔ اس کے علاوہ کانفرنس کے اس اجلاس میں شریک ہونے والے سربراہوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے بھی اس کی اہمیت میں قدرے اضافہ ہو گیا اور کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہونے والے وزراء خارجہ کی تعداد بھی پہلے سے زیادہ تھی۔ بہر حال ماہنامہ "راہ اسلام" نے اس اجلاس کی اہمیت و افادیت اور اپنے قارئین کی دلچسپی و لگن کو نگاہ میں رکھتے ہوئے موجودہ شمارہ کے کچھ صفحات اس اجلاس سے متعلق اہم اطلاعات کے لئے مخصوص کر دیے ہیں۔ امید ہے کہ امت اسلامیہ وحدت و اتحاد کی دولت سے مالا مال ہو کر خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کی طرف پیش قدم رہے گی۔

☆ ☆ ☆

ائمہ اطہار علیہم السلام کے شیعوں اور چاہنے والوں کی نظر میں عید غدیر کی اہمیت غیر معمولی وسعت کی حامل ہے۔ یہی وہ دن ہے جس دن پیغمبر اکرمؐ نے اپنے بعد حضرت علی علیہ السلام کی ولایت و امامت کا اعلان کیا اور بارگاہ عالیہ خداوندی سے علی کے دوستوں کی نصرت و کامیابی اور دشمنان علی کی شکست و ناکامی کا مطالبہ کیا اور اسی دن سے تشیع کی شروعات ہو گئی۔ مولائے متقیان کی ولایت دنیا کے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ مبارک ہو۔

☆ ☆ ☆

ماہ ذی الحجہ کے فوراً بعد ماہ محرم الحرام کی آمد حضرت ابا عبد اللہ الحسینؑ کی اس عظیم تحریک کی یاد تازہ کرتی ہے جس کی خاطر انہوں نے مدینہ سے مکہ اور وہاں سے عراق اور سرزمین کربلا کا سفر اختیار کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عظیم الشان حسینی انقلاب کے رونما ہونے میں مختلف اسباب و عوامل کارفرما رہے ہیں لیکن جو چیز اس انقلاب کے آغاز کا بنیادی سبب قرار پائی وہ امور واعمال کی اصلاح یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترویج و تبلیغ و اشاعت ہے۔ جی ہاں! اسلامی حکومت کی باگ ڈور یزید کے ہاتھوں میں پہونچنے کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ حرام محمد کو حلال اور حلال محمد کو حرام قرار دیے جانے کا لامتناہی سلسلہ چھڑ گیا ہے۔ ایسے نامساعد اور اسلام دشمن ماحول و حالات میں سردار جوانان جنت حضرت ابا عبد اللہ الحسین کے علاوہ دوسرا کون تھا جو اپنی اور اپنے اعزاء و اقرباء اور وفادار ساتھیوں کی قربانی پیش کرتے ہوئے اسلام کے اصول و فروع کی بقا کی ضمانت فراہم کر سکے اور معرکہ کربلا کو جنم دیتے ہوئے اپنے اور اپنے چاہنے والوں کے خون سے درخت اسلام کی آبیاری کر سکے۔ جی ہاں! معرکۃ الآراء حسینی انقلاب نے اسلامی معاشرے کی جملہ شناختوں کو قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا۔ اگر امام حسین علیہ السلام نے اس عظیم انقلاب کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا ہوتا تو دین اسلام کی شناخت اور اس کے جملہ بنیادی اصول باقی نہ رہ جاتے اور صفحۂ ہستی پر اسلام محمدی کا نام ونشان بھی باقی نہ رہ جاتا۔

اسلامی جمہوریہ ایران اور نئی دہلی میں اس حکومت کی نمائندگی کرنے والے اداروں کی کوشش ہے کہ امت اسلامیہ کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں لگے ہوئے افراد و اداروں کے تعاون سے وحدت و اتحاد اسلامی کو ہر ممکن فروغ حاصل ہو جائے۔ اتحاد کو وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھنے والے افراد و اداروں کے حق میں مرحبا کہتے ہوئے ہم بارگاہ عالیہ الٰہی میں ان کی کامیابی و سربلندی کے لئے دست بدعا ہیں۔

والسلام علی عباد اللہ الصالحین